خطبۂ صدر استقبالیہ

ترہت اردو کانفرنس

مظفّر پور

۶-۷-۸ جولائی سنہ ۴۵ء

از

محمّد ادریس (صدر مجلس استقبالیہ)

جناب صدر! معزز حاضرین!

آج مظفر پور کی سرزمین میں ہم آپ کے خیر مقدم پر جتنی بھی مسرت کریں، کم ہے۔

حضرات!

خطبۂ استقبالیہ کی یہ رسم قدیم جاری ہے کہ پہلے شہر اور ضلع کا تاریخی پس منظر پیش کیا جاتا ہے اور اسلاف کے علمی و ادبی کارنامے دہرائے جاتے ہیں، تاکہ سامعین اور باہر کے اہل علم پر اس کی اہمیت بتائی جائے۔ مگر افسوس کہ مظفر پور نہ تو پاٹلی پتر کے جیسی قدامت رکھتا ہے اور نالندہ کی سی کوئی قدیم یونیورسٹی کے آثار یہاں باقی ہیں، یہ ضرور ہے کہ مظفر پور کی سرزمین ابتدا سے علم و فن کا مخزن رہی ہے اور یہ فخر اسی شہر کو حاصل ہے کہ اردو کی

سب سے پہلی سائنٹفک سوسائٹی اسی شہر میں قائم ہوئی، جس کا مقصد سائنس اور دوسرے علوم کی کتابوں کو اُردو زبان میں منتقل کرنا تھا

صاحبو!

بہتیرے شعراء، ادیب اور مصنّفین اس خاک سے اُٹھے، مگر بدقسمتی سے پریس کی کمی اور بزرگوں کی فطری کاہلی نے ان کی کوئی مرتب تاریخ ہمارے سامنے پیش نہیں کی۔ اور بہت سے اخبارات ورسائل شائع ہوئے مگر ان میں زندگی کی لذت کسی کو بھی نصیب نہیں ہوئی۔

حضرات!

اس وقت اُردو زبان کا مسئلہ ایک نہایت ہی اہم مسئلہ بن گیا ہے، اور اس کی حفاظت وخدمت ایک قومی فریضہ کی طرح ہم پہ عاید ہوتی ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ اُردو زبان

کسی خاص قوم یا فرقہ کی ملکیت نہیں ہے۔ بلکہ ایک مقدس یادگار رہا ہے۔ اس وقت کی جب کہ ہندو اور مسلمان صحیح معنیٰ میں بھائی بھائی تھے۔ ایک ایسی زبان کو جو اتحاد و ارتباط کا نمونہ ہو، سیاسی مصلحتوں اور ذاتی رنجشوں کی بھینٹ چڑھا دینا ملک اور قوم کے ساتھ بدترین دشمنی اور غداری ہے۔

اس سلسلے میں اُردو زبان کے محسن بابائے اُردو جناب ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب جن پر اہل تربت کو کامل اعتماد ہے اور ملک کی واحد نمائندہ جماعت انجمن ترقی اُردو کی خدمتیں فراموش نہیں کی جاسکتیں ـــ زبان قوموں کی زندگی اور موت کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ تمام زندہ قومیں اپنی زبان کی حفاظت کو اہم سمجھتی ہیں۔ یہی وہ نکتہ

ہے جس نے بابائے اُردو کو مجبور کیا کہ انہوں
نے اُردو یونیورسٹی کے قیام کی تحریک ملک
اور قوم کے سامنے پیش کی ، جس کے ذریعہ
اپنی قومی اور مادری زبان اُردو میں تعلیم دیجائے

حضرات !

یوں تو ترہت میں اُردو کی ترویج واشاعت
کے لئے انفرادی طور پر بہتری انجمنیں، تعلیم گاہیں،
اور افراد کام کر رہے ہیں۔ مگر ضرورت ہے، کہ
کہ ایک ایسے اجتماعی ادارے کی جس کے ذریعہ
پورے علاقے میں باضابطہ طور پر اُردو کی ترقی کے
لئے منظم کام کیا جائے۔ اگر ہم اس میں کامیاب
ہو گئے تو یہ نہ صرف اُردو کی سب سے بڑی خدمت
ہوگی، بلکہ ترہت کی تاریخ میں ایک یادگار اور
زرّیں کارنامہ ہوگا، جس کو ادبی دنیا کبھی فراموش

نہیں کر سکتی ۔ اور جب پر ترہت کی آئندہ نسل کو دوسروں کے مقابلہ میں ہمیشہ سر بلندی رہے گی ۔

اس اہم مقصد کے لئے کافی سرمایہ اور ایسے مخلص کام کرنے والوں کی ضرورت ہے، جو کاغذی شہرت اور ذاتی نام و نمود کے بھوکے نہ ہوں ۔

آپ حضرات کو سُن کر مسرت ہوگی کہ ترہت کے نوجوان اور مخلص کام کرنے والوں کی ایک جماعت عنقریب اس نظریہ کے مُطابق اپنی جدوجہد شروع کریگی ۔

کانفرنس کو کامیاب بنانے میں جن بزرگوں نے ہماری حوصلہ افزائی کی ہے اور ہر طرح کی مدد بہم پہنچائی ہے ۔ ہم ان کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ خصوصًا جناب خیر بھوروی صاحب نمائندہ خصوصی انجمن ترقی اُردو ہند دہلی کا، جنھوں نے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہماری پوری مدد کی ہے ۔

جناب صدر اور معززین! ایک بار اور ہم اہل مظفر پور کی طرف سے جس میں ہندو مسلمان اور دوست دشمن سبھی شامل ہیں، آپ جیسے لائق عزت مہمانوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کرتے ہیں، جنہوں نے ہماری دعوت کو شرف قبولیت عطا فرمایا، اور سفر کی زحمتوں اور راستے کی دقتوں کو گوارا کرکے کانفرنس کو رونق بخشی۔

مطبوعہ
برقی پریس
سبزی باغ۔ بانکی پور۔ پٹنہ